فرضی قصّے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاہور پاکستان

150 9 اگست 2013ء یکم شوال 1434ھ

قرآن کی تلاوت نہیں چھوڑوں گا

میں کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا

صبح وشام کے اذکار کیا کروں گا

میں کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا

نفلی عبادات کیا کروں گا

آئیے! عہد کریں

قیمت: 5 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

اور تمھیں کیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی بنادے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی مدد گار بنا۔ (سورۃ النساء:75)

(مدثر حسین۔کھاریاں)

حدیثِ نبوی ﷺ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا: آپ ﷺ فرمارہے تھے: دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے بہہ پڑی یعنی رو پڑی۔ دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیا۔

(سنن ترمذی:1639)

(ابوسعد)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گلستان روضہ کے پھولو!

امید ہے آپ خزاں کے برے اثرات سے بہت دور ہوں گے اور اللہ کے حفظ وامان میں ہوں گے۔ رمضان کی بہاریں گزر گئیں اور خزاؤں نے دنیا پر اپنے ڈیرے ڈال لیے مگر اللہ سے قوی امید ہے آپ نے رمضان سے بہت کچھ سیکھا ہوگا اور ان پر ثابت قدم ہوں گے۔ اپنے آپ کو نئے موسم کی خزاؤں سے دور رکھنے کی پوری کوشش کریں۔ چھٹیاں ختم ہوگئیں اور سکول کھل گئے ہیں۔ نئے عزم کے ساتھ پڑھائی کا آغاز کریں اور آج کا کام آج ہی کرنے کی عادت اپنالیں۔ اس سے آپ پر کبھی کسی کام بوجھ نہیں پڑے گا اور آپ بہت اچھے طریقے سے اپنا کام نبٹا سکیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے کلاس فیلوز اور دوستوں اور اساتذہ کا خیال رکھیں۔ انہیں بھلائی کی دعوت بھی دیتے رہیں احسن طریقے سے برائی سے روکیں۔

جاتے جاتے ایک اور بات نوٹ کرلیں کہ کچھ بچے تصویری نمائش میں جانوروں کی تصاویر بنا کر بھیجتے ہیں۔ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اسلام میں تصویر بنانا سختی سے حرام ہے۔ اس لیے اس سے احتراز برتیں۔ اسی طرح بہت سے بچوں کی ڈرائینگز اور پینٹنگز اکثر لیٹ موصول ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے وہ شامل ہونے سے رہ جاتی ہیں۔ اس لیے تصویری نمائش میں اپنی ڈرائینگز بروقت بھیجا کریں۔ اپنا بہت بہت خیال رکھیں اور ہمیں دیں اجازت

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو......!

والسلام

بادل گرجنے کی دعا

سُبحَانَ الَّذِی یُسَبِّحُ الرَّعدُ بِحَمدِهِ وَالمَلَائِكَةُ مِن خِيفَتِهِ۔ (موطا امام مالك)

''پاک ہے وہ ذات کہ گرج اس کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتی ہے اور فرشتے اس کے خوف سے (اس کی تسبیح پڑھتے ہیں)۔''

(محمد آصف۔رحیم یارخان)

ربنا

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور/ ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

انوکھی مثال

ننھے ساتھیو! جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے عظیم بادشاہت عطا فرمائی تھی۔ ایک بار اللہ کے نبی اور بادشاہ سلیمان علیہ السلام نے کسی مہم پر جانے کا فیصلہ کیا، چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ چلنے کے لیے جنات، انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کیے جانے لگے۔ اب سارے لشکر چل رہے ہیں، انسان بھی مارچ کر رہے ہیں، فضاؤں میں پرندے بڑے نظم وضبط کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں تاکہ حضرت سلیمان علیہ السلام ضرورت کے مطابق جس سے چاہیں کام لے لیں۔ انسانوں کے بس سے باہر ہو تو جنات سے کام لے لیں یا پیغام رسانی کے لیے پرندوں سے کام لے لیں۔ ان سے جاسوسی کا کام لے لیں۔ پانی کو تلاش کرنے کے لیے ڈیوٹی لگا دیں۔ انسانوں کے لشکر کو دھوپ لگے تو پرندوں کے تمام اقسام کی فوجیں ایک نظم کے تحت انسانی لشکر پہ سایہ کر یں۔ الغرض کمال لشکر ہے! ایسے لشکر کی انسانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

قرآن کریم میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور یوں دعا کی تھی...... عرض کرنے لگے! اے میرے پروردگار! میری غلطیاں معاف فرما دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ دینے والا صرف اور صرف تو ہی ہے۔ (القرآن)

ننھے ساتھیو! اب ذرا غور کریں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے عجز وانکسار پر...... حضرت سلیمان علیہ السلام سے تعلق داری پر...... صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں ہے،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے صحابہ کو بتایا کہ یہ جو رات گزری ہے اس رات کو ایک دیو ہیکل جن میرے ساتھ زور آزمائی کرنے لگا۔ آخر کار اللہ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما دیا۔ اب میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح تم اسے دیکھ سکو۔ پھر ایسا ہوا کہ مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی اللہ کے حضور درخواست یاد آ گئی۔ یہ جو انہوں نے کہا تھا! اے میرے پروردگار! مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ جو میرے بعد کسی کو نہ ملے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خواہش کے یاد آنے پر آپ ﷺ نے اس جن کو ذلت وخجالت کی حالت میں بھگا دیا۔

ننھے ساتھیو! چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام جنات سے کام لیتے تھے اور وہ ان کے ماتحت تھے۔ لہٰذا حضرت محمد ﷺ نے اللہ کے اس نبی کی خواہش کا اس قدر احترام کیا کہ دیو ہیکل جن کو جکڑ کر نہیں باندھا کہ کہیں میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کے متعلق عدم قبولیت کا تھوڑا سا شائبہ بھی نہ پڑے۔

ننھے ساتھیو! دیکھا آپ نے کیسی کمال خاطر داری ہے، تعلق داری کا کتنا لحاظ ہے اور نبوت کے بھائی چارے کو نبھانے کا کیسا پروقار اور باجمال طریقہ کار ہے......

ننھے ساتھیو! یہ تھی ہمارے پیارے نبی ﷺ کی بھائی چارہ نبھانے کی انوکھی مثال۔ جس کو ہمیں بھی نمونہ بنانا چاہیے۔ اپنے مسلمان بھائیوں، قریبی دوستوں اور رشتہ داروں کا اسی طرح خیال رکھنا چاہئے۔

(ثمینہ سیف الملوک۔فیصل آباد)

سات مجاہدوں کی ماں

حضرت عفراء بنت عبداللہ کے سات بیٹے تھے ان کی پہلی شادی حارث بن رفاء سے ہوئی جن سے تین بیٹے معاذ، معوذ اور عوف رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے اور دوسری شادی الیفراثی سے ہوئی اور اس سے چار بیٹے ایاس، عاقل، خالد اور عامر رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے۔ آپ کے ساتوں بیٹےنبی کریم ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور ساتوں نے غزوہ بدر میں بہت عمدہ کردار ادا کیا۔ معرکے کے آغاز میں عفراء کے بیٹے معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہم آگے بڑھے اور دعوت دی مگر مشرکین نے انکار کر دیا۔ پھر عوف بن عفراء نے خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کس بات سے خوش ہو کر ہنستے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بغیر زرہ پہنے دشمن کی صفوں میں گھس جانے پر! حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے زرہ اتار کر پھینک دی پھر تلوار پکڑی اور معرکے میں کود گئے۔ انہیں کوئی پرواہ نہ تھی کہ موت پر غالب آ جائیں گے یا موت ان پر غالب آ جائے گی۔ یوں آپ لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے اور اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔ پھر ان کے دونوں حقیقی بھائی معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہم نے مل کر ابو جہل کو قتل کیا!

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے کون دیکھے گا کہ ابو جہل نے کیا کیا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گئے اور دیکھا کہ عفراء کے دو بیٹوں نے اسے تلوار کے وار سے ٹھنڈا کر دیا ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑ کر کہا تو ابو جہل ہے؟ اس نے کہا کیا تم نے کبھی مجھ سے بھی بڑے آدمی کو قتل کیا ہے؟ کاش کہ مجھے کسان کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا!

رسول اللہ ﷺ عفراء رضی اللہ عنہا کے دونوں بیٹوں کی لاشوں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ عفراء رضی اللہ عنہا کے دونوں بیٹوں پر اپنی رحمت کی بارش برسائے۔ ان دونوں نے مل کر امت کے فرعون کو قتل کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت عفراء کے تین بیٹے عاقل، عوف اور معوذ رضی اللہ عنہم میدان بدر میں شہید ہوئے۔

(ابو ساریہ۔منڈی بہاؤالدین)

ایک دن میں نے والد اور والدہ صاحبہ کو بہت آہستہ آہستہ بات کرتے دیکھا۔ میری والدہ بہت پریشان نظر آرہی تھیں، وہ کبھی انکار میں سر ہلاتیں اور کبھی اقرار میں، آنسو ان کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ اس شام والد صاحب نے مجھے علیحدگی میں بتایا: ''بیٹا تم پر بھاری ذمہ داری آن پڑی ہے۔ صبح ایک قافلہ پاکستان جانے والا ہے۔ دس ٹرکوں کا انتظام ہوا ہے اور تم جانتے ہو کہ دس ٹرکوں میں کتنے لوگ جاسکتے ہیں؟ کسی نہ کسی طرح میں نے تمہیں اور تمہاری بہن نسرین کو بھیجنے کا انتظام کر دیا ہے۔ ہم تمہارے بعد آنے والے قافلے میں آئیں گے، نسرین کا خیال رکھنا اور دیکھو اگر اس کی عزت کو خطرہ لاحق ہو تو تمہیں ایک باغیرت مسلمان اور بھائی کا فرض ادا کرنا ہے۔

یہ کہہ کر والد صاحب نے مجھے ایک چھری، جو اپنے تہہ بند میں چھپا رکھی تھی، نکال کر دی......میں نے وہ چھری اپنی شلوار کے نیفے میں چھپالی۔ والد صاحب نے وہ سب باتیں جو زبان سے نہ کہہ سکتے تھے، اپنی دھندلی آنسوؤں سے بھری نظروں میں کہہ دیں۔ وہ رات کیسے بیتی......میں کیسے بیان کروں؟ والد صاحب کو اک چپ لگ گئی تھی۔ میری والدہ بار بار نسرین کو چومتیں اور سینے سے لگاتیں، مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیتی تھیں۔ والد صاحب نے جب بھی زبان کھولی کہا: ''تریموں ہیڈ کے پار پاکستان ہے، وہاں سے سیدھے لاہور اپنے ماموں کے ہاں چلے جانا، ہم تمہیں وہاں آن ملیں گے، تمہارے بھائی بھی ان شاءاللہ وہاں آن ملیں گے''

پاکستان......لاہور میں ماموں کا گھر......راستے...... والدین سے جدائی...... راہ کے خطرے......میں بہت کچھ سوچنے کے بعد پھر کچھ نہ سوچ سکا۔

علی الصبح والد صاحب نے ہمیں جگا دیا۔ میں تو جاگ ہی رہا تھا مگر نسرین اٹھتے ہیں رونے لگی، بار بار والدہ سے لپٹتی تھی۔ بار بار والد صاحب کی طرف دیکھتی تھی، والد صاحب نے اوجھل لہجے میں کہا: ''اب چلو دیر نہ کرو''

والدہ نے ہمیں جانے کتنے آنسوؤں کے ساتھ رخصت کیا تھا وہ سراپا دعا بنی کھڑی تھیں......!

انسان کو جان کتنی پیاری ہوتی ہے......موت کا خوف کتنا ہولناک ہوتا ہے......انسان ایک دم خودغرض بن جاتا ہے، اس کا اندازہ مجھے اس روز ہوا۔ دس ٹرک تھے، لیکن ہر شخص ان پر خود یا اپنے عزیز کو سوار کرنے کے لئے لڑمر رہا تھا۔ دوسروں کو دھکے دے رہا تھا، کچل اور روند رہا تھا۔ چیخ اور پکار رہا تھا۔

پولیس ڈنڈے برسا رہی تھی لیکن وہ ڈنڈے کھا رہے تھے، والد صاحب کسی نہ کسی طرح مجھے اور نسرین کو ٹرک میں سوار کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ ٹرک انسانوں سے بھرا پڑا تھا، آدمی ایک دوسرے کے اوپر چڑھ رہے تھے۔ سانس لینے کے لئے زور لگانا پڑتا تھا، ہزاروں افراد نیچے کھڑے چیخ رہے تھے دھکے دے رہے تھے، رو رہے تھے، آنسو بہا رہے تھے۔ شور اتنا تھا کہ کچھ سنائی نہ دے رہا تھا۔ میں آنسوؤں سے بھیگی نظروں سے دیکھ رہا تھا پھر آہستہ آہستہ ٹرک چلنے لگے۔ میری نگاہیں اپنے ابو پر پڑ گئیں جو انسانوں کے ہجوم میں سر جھکائے کھڑے تھے، میں جانتا ہوں اس وقت ہمارے لئے دعائیں کیے جارہے تھے اور پھر وہ نگاہوں سے اوجھل ہوگئے...... گورداسپور شہر آنکھوں سے اوجھل ہوگیا......راستے میں ٹرکوں کو گھورتی ہوئی ہندوؤں اور سکھوں کی آنکھیں ہمیں بھی گھور رہی تھیں، کیونکہ ہم پاکستان جا رہے تھے۔

پاکستان...... جسے ہمارے بزرگوں نے اپنی ان تھک جدوجہد اور قربانیوں سے بنایا تھا۔ جس کے لئے میرے چچا جان نے اپنی جان دی تھی......ٹرک چلتے رہے اور پھر جب دوپہر کا وقت ہوا تو پیاس سے ہونٹ

جب میں نے بہن کو شہید کیا

خشک ہو چکے تھے۔ٹرک اچانک رک گئے اور گنتی کر کے ہندو سپاہیوں نے حکم دیا: ٹرکوں سے اتر جاؤ، ایک میل کے فاصلے پر تریموں ہیڈ ہے وہاں تک پیدل جانا ہوگا۔''

لوگ ایک دوسرے کو نظرانداز کر کے ٹرکوں سے جلدی جلدی اترنے لگے......سب سے آگے نکل جانے کے لئے چھلانگیں لگانے لگے۔ میں نے نسرین کو اتارا اور ہجوم میں کھو گیا۔ میرے دل کی دھڑکن میرے قابو سے باہر ہو رہی تھی، کسی انجانے خوف نے دل کی حالت غیر کر دی تھی اور پھر وہی ہوا......ابھی ہم تریموں ہیڈ سے نصف میل دور تھے کہ چاروں طرف سے آوازیں سنائی دے رہی تھی۔''واہگورو کی فتح'' جیسے کانوں کو پھاڑ دینے والے نعرے سنائی دینے لگے۔

ہندو اور سکھ قافلہ لوٹنے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے۔

ان کے ہاتھوں میں کرپانیں، گنڈاسے اور بندوقیں تھی۔ پھر ہم پر گولیاں برسنے لگیں، قیامت ٹوٹ پڑی، شور، چیخیں، ظالموں کے نعرے، مرنے والوں کی چیخیں...... عورتوں کی چیخیں، بچاؤ بچاؤ...... وہ ظالم عورتوں کی طرف بڑھ رہے تھے میں نسرین کی طرف بھاگا۔ اس کا دوپٹہ گر کر اس کے پاؤں سے الجھا ہوا تھا چہرے پر ہوائیوں اڑ رہی تھی......میری معصوم بہن...... میں نے اک نگاہ اس کی طرف بڑھتے سکھوں اور ہندوؤں پر ڈالی پھر تیزی سے اپنی بہن نسرین کی طرف لپکا......میری آنکھوں نے دیکھنا بند کر دیا۔ میرا ہاتھ شلوار کے نیفے کی طرف بڑھا چھری باہر نکالی، بہنوں کی شادیاں ہوتی ہیں تو بھائی انہیں کندھے سے لگا کر رخصت کرتے ہیں۔ میں نے بھی اپنی بہن کو رخصت کیا......چھری کا ایک وار، دوسرا وار......خون......خون وہ چیخی نہیں اس نے گلہ نہیں کیا، اس کی آواز مجھے سنائی نہیں دی اس کا پاک جسم زمین پر ڈھیر ہو گیا اور پھر میں ان مظلوم عورتوں کی طرف بڑھا جن پر سکھ حملہ کر رہے تھے میں آنکھیں بند کر کے ان بہنوں، بیٹیوں کے سینوں اور پیٹ پر چھری کے وار کرتا چلا گیا۔ ہاں......ان کو میں ناپاک ہاتھ نہ لگنے دوں گا...... یہ پاکستان جا رہی تھیں تو ان کے جسم پاکستان پر قربان کر دوں گا......ان کی روحیں پاک اور بے داغ حالت میں پاکستان جائیں گی......اور کسی غیر کا ہاتھ ان کے جسم کو نہ چھو سکے گا......پھر اچانک ایک گولی میری ٹانگ پر لگی جو چیرتی ہوئی آگ لگاتی نکل گئی۔ چھری میرے ہاتھ سے گر گئی۔ میں اندھا دھند بھاگا......کس طرف کس سمت مجھے کچھ معلوم نہ تھا میں کب گرا کہاں گرا کچھ معلوم نہیں بہت عرصے تک مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ میں مردہ ہوں یا زندہ جب ہوش آیا تو آس پاس بکھری لاشوں کے پاس لیٹا ہوا تھا۔ سکھ مجھے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے۔ میری ٹانگ زخمی تھی اور نہ جانے کتنا خون بہہ چکا تھا۔ میں دم ساھے لیٹا رہا کچھ سوچنا چاہا لیکن کچھ سوچ نہ سکا اور پھر بے ہوش ہو گیا۔ وہاں سے میں کیسے پاکستان پہنچا...... کچھ یاد نہیں......!! لیکن یہ ضرور ہے کہ پاکستانی اب وہ ظلم کی داستانیں بھلا کر بھارت کی طرف دوستی کے ہاتھ بڑھانے لگ گئے ہیں۔ نہ جانے کیوں......؟؟

انتخاب: ادیبہ ارشد۔ حافظ آباد

گلدستہ روضہ

گلدستہ احادیث

جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مسلم)

موت کی آرزو نہ کرو اگر تم نیک ہو تو شاید زیادہ نیکی کر سکو۔ اگر بدکار ہو تو توبہ کر کے اللہ کو راضی کر سکو۔ (بخاری)

جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ رکھا جائے۔ (بخاری)

بخار ہو جائے تو اس کو برا نہ کہو کیونکہ بخار آدمی کے گناہ اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو دور کرتی ہے۔ (مسلم)

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے۔ (ابوداؤد)

(ام کلثوم اخت حمود الرحمٰن سادوی)

شہداء کی روحیں جنت کی نہروں پر

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو تمہارے بھائی احد کے دن شہادت سے ہمکنار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو اڑنے والے سبز پرندوں کے جسموں

میں ڈال دیا۔ انہوں نے جنت کی نہروں پر آنا جانا شروع کر دیا۔ جب انہوں نے اس طرح کھایا پیا اور جنت میں آرام پایا تو آپس میں کہنا شروع کر دیا کہ کون ہمارے بھائیوں تک ہمارے بارے میں یہ بات پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی اختیار نہ کریں اور جہاد کے وقت کم ہمتی نہ دکھائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے متعلق یہ بات لوگوں تک پہنچا دوں گا تو مالک کل نے فرمایا: جو لوگ اللہ کی راہ میں کٹ جائیں ان کو مردہ مت کہو وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔ (صحیح مسلم)

(عائشہ صدیقہ صفی الرحمٰن۔ چک برنالہ)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

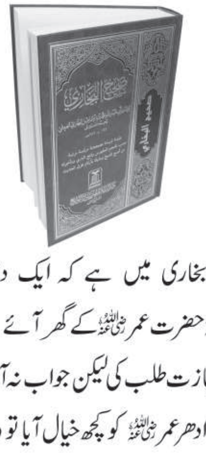

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر آئے اور ان سے تین دفعہ اجازت طلب کی لیکن جواب نہ آیا تو وہ واپس چلے گئے۔ ادھر عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ خیال آیا تو وہ اپنے غلام سے کہنے لگے کہ کیا میں نے ابھی ابھی عبداللہ بن قیس (یعنی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی جو داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہے تھے؟ انہیں اجازت دے دو۔ ان کو بلانے کے لیے جب وہ باہر نکلا تو دیکھا کہ وہ واپس جا چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر پوچھا کہ آپ واپس کیوں چلے گئے تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تین دفعہ اجازت طلب کی تھی لیکن اجازت نہ ملی تو میں لوٹ گیا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: جب تم میں سے کوئی شخص تین دفعہ اجازت طلب کرے لیکن اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلا جائے۔"

عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے "کہیں تم نے یہ حدیث خود تو نہیں گھڑی، جاؤ دلیل لے کر آؤ ورنہ سخت سزا دوں گا۔ وہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے پاس گئے اور ان کو عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ سنایا وہ کہنے لگے۔ اس کام کے لیے ہم میں سے کوئی نہیں جائے گا سوائے ہم میں سے سب سے چھوٹی عمر والے کے تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جو ان میں سب سے کم عمر تھے وہ گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو حدیث سنائی تو بولے کہ مجھے بازاروں میں خرید و فروخت نے اس حدیث سے ناآشنا رکھا۔ (بخاری و مسلم)

(محمد ادریس جنجوعہ۔ نوکھر اڈا)

پسندیدہ شعر

نہ جانے کون سی رات آخری ہو جائے
نہ جانے کون سی بات آخری ہو جائے
اللہ سے معافی مانگتے رہا کرو
نہ جانے کون سی سانس آخری ہو جائے

(ابوسعد عاطف)

جو میرے سر سے دوپٹہ نہ ہٹنے دیتا تھا
اسے بھی رنج نہیں میری بے ردائی کا
ردا چھنی میرے سر سے مگر میں کیا کہتی
کٹا ہوا تو نہ تھا ہاتھ میرے بھائی کا
(اخت حماد الرحمٰن۔لاہور)

ابوعبداللہ شہید رحمۃ اللہ کی یاد میں

وادی کشمیر سے جلد ہی پیغام آگیا
ابو عبداللہ حافظ محمد لیاقت شہادت پا گیا
پیارے بھائی تو جس مقصد کے لیے گیا
سعادت کا وہ ٹکڑا تیرے حصے دیا

اللہ نے تیری صورت کو ہم سے چھپا لیا
دے کر تجھے شہادت اپنا مہمان بنا لیا
روز محشر کو اے عبداللہ تو نہ گھبرائے گا
بہن بھائی، ماں باپ کو جنت میں لے جائے گا
لہو سے تیرے اپنی منزل پائیں گے ہم
سبھی بدلے کفار سے آخر چکائیں گے ہم
(ادیبہ ارشد۔حافظ آباد)

ماں

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیے
لوری گا گا کے مجھ کو سلاتی ہے تو
مسکرا کر صبح کو جگاتی ہے تو
جب شہادت ملے مجھ کو کشمیر میں
تو پیاری ماں مجھ کو اور کیا چاہیے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیے
(سدرہ نصیر۔چیچہ وطنی)

کرکٹ کے اخراجات

☆ دنیا میں کرکٹ پر ہر سال 80 ارب ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔

☆ دنیا میں کرکٹ انڈسٹری کی مالیت گندم کے بجٹ کے برابر ہے۔

☆ دو کروڑ لوگ دنیا میں کرکٹ کھیل رہے ہیں۔

☆ سال میں بارہ لاکھ گھنٹے ٹیلی وژن پر دکھایا جاتا ہے۔

☆ ایک ورلڈ کپ پر خرچ ہونے والی رقم اگر مریضوں پر خرچ کی جائے تو دنیا کے مریضوں کو ڈاکٹر، نرس اور دوائیں مفت مل سکتی ہیں۔

☆ ایک ورلڈ کپ کے خرچ سے صحرائے عرب کو کاشتکاری کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔

☆ ایک ورلڈ کپ میں جتنی رقم مشروبات اور ہوٹلوں پر خرچ ہوتی ہے، اس رقم سے چالیس کینسر ہسپتال بنائے جا سکتے ہیں۔ دنیا کے آدھے غریبوں کو سویٹر دیے جا سکتے ہیں۔ پاکستان جیسے چار ملکوں کے قرض ادا ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے ایک تہائی بھوکوں کو ایک ماہ کی خوراک دی جا سکتی ہے۔

☆ ورلڈ کپ کے موقع پر جتنی بجلی خرچ ہوتی ہے وہ چین جیسے ملک کی 6 ماہ کی برقی ضروریات پوری کر سکتی ہے۔

☆ ورلڈ کپ کے موقع پر جتنی شراب پی جاتی ہے وہ پورا برطانیہ کے لوگ مل کر پورے سال نہیں پیتا۔

☆ ورلڈ کپ سے عام شہریوں کا جتنا وقت ضائع ہوتا ہے۔ اگر دنیا کے ایک چوتھائی لوگ پورا مہینہ بھی چھٹی کریں تو اتنا وقت ضائع نہیں ہوگا۔

ذرا بتائیے! کیا یہ اسراف نہیں ہے۔ اسراف اور فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے شیطان کا بھائی قرار دیا ہے اور اس قسم کے کھیلوں میں کسی مسلمان کا دلچسپی لینا کھیلنے والوں کی تعریف کرنا۔ ایسا کھیل دیکھنا اور اس میں اپنا وقت اور پیسہ برباد کرنا کس مسلمان کا شیوہ ہو سکتا ہے؟

(امیر حمزہ بن مشتاق احمد۔واء برٹن)

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ. (سورہ الرحمٰن)
''تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے''

① **سیب**: دل کی حفاظت کرتا ہے اور خون کو جمنے نہیں دیتا۔

② **کیلا**: ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے اور بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے۔

③ **گاجر**: آنکھوں کی بینائی بہتر کرتی ہے اور کینسر نہیں ہونے دیتی۔

④ **لیموں**: بلڈ پریشر کنٹرول کرتا ہے اور جلد صاف کرتا ہے۔

⑤ **آم**: خون پیدا کرتا ہے اور یادداشت کو بہتر کرتا ہے۔

⑥ **انگور**: گردے کی پتھری نہیں ہونے دیتا۔

⑦ **مالٹا**: جسم میں بیماری کے خلاف دفاعی نظام کو بہتر کرتا ہے اور بے خوابی کو ختم کرتا ہے۔

⑧ **آڑو**: خون پیدا کرتا ہے، ہارٹ اٹیک کو روکتا ہے اور ہاضمے کو بہتر کرتا ہے۔

''تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے''
(نعیم یوسف۔راوی ریان مرید کے)

آیئے! عہد کریں

رمضان کریم شروع ہوا......

جنتوں کے دروازے کھلے......جہنم کے دروازے بند ہوئے......شیاطین جکڑ دیے گئے...... ہر بچہ، بوڑھا اور جوان مسجد کی طرف لپکا...... مساجد میں جگہ تنگ پڑنے لگی...... تلاوت قرآن ہرلب پہ جاری ہوئی......تہجد و اشراق اور دیگر نوافل کے لیے پیشانیاں جھکنے لگیں......صبح و شام کے اذکار سے بھی زبانیں تر رہنے لگیں......صدقہ و خیرات کی بھی برسات ہوئی...... نیکیوں میں ہر طرف ایسی برکات ہوئیں کہ...... نہ طالب علم کی پڑھائی میں خلل آیا...... نہ تاجر کے کاروبار کی چمک ماند پڑی...... نہ کسان کا کھیت متاثر ہوا......نہ خاتون خانہ کا کام......!!

بلکہ ہر کوئی دنیا کے کاموں کے ساتھ ڈھیروں نیکیاں بھی اکٹھی کرتا رہا...... مگر...... دکھ اور غموں کا پہاڑ تب ٹوٹا...... جب عید کا چاند نظر آیا...... چاند دیکھتے ہی ہر طرف خوشی کی دوڑ پڑی...... کوئی خوشی میں شور شرابے میں مگن ہوا...... تو کوئی لگا عید کی تیاری میں...... بے چاری مسجدیں پھر سے ہوگئیں ویران...... مسجد کی وہی آدھی صف پر چند بوڑھے سر جھکائے نظر آنے لگے......مسجد میں نہ عبداللہ، نہ عبدالرحمٰن اور نہ دوسرے دوست نظر آتے ہیں...... پتہ نہیں شاید کہ ان پر......مسجد میں رمضان کی ہی نمازیں فرض تھیں......!!!

عید کے روز ملنے ملانے اور کھانے کھلانے میں بھول ہی گیا...... نماز بھی پڑھنا تھی......؟؟ بس اب سارے سال کے لیے قرآن سبز غلاف میں لپیٹ کر...... کمرے کی سب سے اوپر والی الماری میں......پھر طرح طرح کے بہانے......نیند پوری ہو تو تہجد پڑھوں...... اخراجات سانس لینے دیں تو خرچ کروں......طالب علم کی پڑھائی، تاجر کا کاروبار، کسان کا کھیت اور خاتون خانہ کا گھر کا کام اجازت نہیں دیتا کہ...... پورا دین اپناؤں......!!!

پیارے بچو! جیسے دنیا میں ہر چیز کی پیائش کے لیے پیانہ مقرر ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی قبولیت کو جانچنے کا ایک معیار مقرر کر رکھا ہے۔فرمایا:

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔
(سورۃ البقرہ:183)

یہاں روزے کی قبولیت کا پیانہ ’’تقویٰ‘‘ ہے۔ اگر روزے رکھنے سے ہمارے اندر’’اللہ کا خوف‘‘ پیدا نہیں ہوا اور رمضان کے بعد ہم نے عبادات کو چھوڑ دیا، تو پھر خود اندازہ لگالیں کہ روزے کتنے قبول ہوئے؟؟

شاید یہ احساس ختم ہوگیا کہ اللہ دیکھ رہا ہے اور ہم پھر سے گناہ کرنے لگ پڑے۔ حالانکہ رمضان المبارک نیکیاں کرنے اور گناہ سے بچنے کی مشق اس لیے کرواتا ہے کہ ہم سارا سال اسی طرح نماز، تلاوت، نوافل، صدقات اور دیگر نیک کام کریں۔

آیئے ننھے ساتھیو! ہم اپنے رب سے عہد کریں کہ جس طرح ہم نے رمضان میں نیکیاں کیں، اسی طرح سارا سال کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللہ ہمیں اس پر استقامت دے۔آمین

نیکیوں پر استقامت نہ رہنے کی بڑی وجہ ہمارا آج اللہ کے وعدوں پر پختہ یقین نہیں ہے۔ اگر ہمارے دلوں میں پختہ یقین آجائے کہ مرنے کے بعد دو ہی جگہیں ہیں...... جنت یا جہنم، تیسرا کوئی مقام نہیں اور جنت نہ ملی تو دوسرا مقام......!

پھر یقینی بات ہے ہمارے دلوں میں عبادات کی اہمیت ہوگی۔

نماز:

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا سوال ہونا ہے۔ کتنا بے وقوف ہے وہ انسان جو پتہ ہونے کے باجود اپنے امتحان کے پہلے سوال کی تیاری نہ کرے۔ یہ بات بھی جان لیں کہ بے نمازی کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔

لہٰذا پیارے بچو! جس طرح رمضان میں ہم نے پانچوں نمازیں پڑھیں، اسی طرح سارا سال ادا کرنی ہیں۔ ان شاءاللہ

پھر نفلی عبادت بھی کرنی ہے۔ نبی ﷺ ایک دن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں (جو ابھی کم عمر لڑکے تھے) کہ عبداللہ اچھا لڑکا ہے اگر یہ تہجد پڑھنا شروع کردے۔ دیکھیں کہ نبی ﷺ اتنی کم عمر کے بچوں کی کیسی تربیت کر رہے ہیں۔ لہٰذا جب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں پھر کبھی زندگی بھر تہجد نہ چھوڑی۔(بخاری:7029)

ننھے مجاہدو! تہجد مجاہد کی شان ہے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ جو تہجد نہیں پڑھتا وہ مجاہد کس بات کا۔ لہٰذا آئیں جس طرح ہم نے تمام رمضان قیام اللیل یا تراویح کی صورت میں تہجد پڑھی، اب بھی اس پر استقامت اختیار کریں۔

قرآن کی تلاوت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی تلاوت کا بڑا اجر رکھا ہے۔ اس کے ہرحرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ’’الم‘‘ ایک حرف نہیں بلکہ ’’ا، ل اور م‘‘ الگ الگ حرف ہیں۔ دیکھیں یہ تینوں سیکنڈ سے بھی پہلے پڑھے جاتے ہیں اور

ہمیں سیکنڈ سے بھی پہلے تیس نیکیاں مل جاتی ہیں۔اگر ہم رمضان کی تلاوت والی عادت بحال رکھیں، یعنی روزانہ ایک یا آدھا پارہ تلاوت کریں تو روز لاکھوں نیکیاں کماتے رہیں گے۔ان شاءاللہ

نفلی روزے:

نبی ﷺ رمضان کے علاوہ سارا سال ہی نفلی روزے رکھتے تھے۔ مثلاً ایام بیض (ہر اسلامی مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ)، سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا آپ ﷺ کا معمول تھا۔ اسی طرح رمضان کے بعد شوال کے چھ روزوں کا بھی بڑا اجر ہے۔فرمایا: جس نے رمضان کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے گویا اس نے سارا سال روزے رکھے۔ (مسلم:1255)

اللہ کے راستے میں خرچ کرنا:

نبی ﷺ نے فرمایا: صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا (تلاوت اور عمل کی توفیق کے ساتھ) پس وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہو۔(قیام اللیل، تہجد کا اہتمام کرتا ہے) اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کیا ہو وہ اسے دن رات کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہو۔(بخاری ومسلم)

ننھے ساتھیو! ہم رمضان میں دونوں کام کرتے ہیں لہٰذا رمضان کے بعد بھی ہمیں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا چاہیے۔

توبہ واستغفار:

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں۔ ایک روایت میں سو مرتبہ کا ذکر ہے۔(بخاری) حالانکہ آپ ﷺ خطاؤں سے پاک تھے۔

ہم لوگ جن کی غلطیاں بے شمار و لاتعداد ہیں، کیسے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟ بندے کی بخشش کے لیے اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن کو برائی کرنے والے رات کو توبہ کرلے اور دن کو ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کو گناہ کرنے والا دن کو توبہ کرلے، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو (یعنی قیامت نہ آئے)۔(مسلم) رمضان المبارک میں ہم اپنے گناہوں پہ روتے ہیں، سسکیاں لیتے اور ندامت کے آنسو بہاتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں غیر رمضان میں بھی یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہیے۔ جیسا کہ نبی ﷺ کے طرز عمل سے روزانہ کی بنیاد پر استغفار واضح ہے۔

پیارے ساتھیو! اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مندرجہ بالا تمام اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس پر ہمیشگی اور استقامت عطا فرمائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ کیا جانے والا عمل بہت پسند ہے چاہے وہ کم مقدار میں ہی ہو۔

مصعب عمیر

میں ہوں پاکستان

میں اس دنیا میں واحد ملک ہوں جو اسلام کی اساس پر بنا۔ 14 اگست 1947 کو مسلمانوں کی بے حد محنت اور سچی لگن کی وجہ سے میں بنا۔ میرے لیے مرد و عورت، بچے، بوڑھا، جوان الغرض ہر ایک نے اپنا خون پیش کیا۔ میری ہی وجہ سے اس دنیا کی تاریخ میں پہلی بار اتنی بڑی ہجرت ہوئی۔ انگریز اور ہندوؤں نے مل کر میرے بہت سارے علاقے اپنے قبضے میں کر لیے۔ وہاں پر رہنے والے مسلمانوں کا ہندوؤں اور سکھوں نے قتل عام شروع کر دیا۔ بہت سارے مسلمانوں کو راستے میں ہی شہید کر دیا اور جو میرے تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ان کے ساتھ بھی کسی کی ماں تھی، کسی کا بھائی، کسی کا بچہ اور کسی کی بہن نہیں تھی۔

ہمسایہ ملک بھارت نے میرے ساتھ جو سب سے پہلا ظلم کیا وہ کشمیر پر غاصبانہ قبضہ تھا۔ 27 اکتوبر 1947 کو بھارت نے میری شہ رگ پر قبضہ کر لیا۔ اگر شہ رگ ہی دشمن کے قبضے میں ہو تو پھر باقی حصہ بے کار ہوتا ہے۔ آج اسی وجہ سے میری زمین پانی کی بوند بوند کو ترستی ہے کیونکہ بھارت نے کشمیر میں میرے دریاؤں پر ڈیم بنا لیے ہیں جس سے میرے حصے کا بہت سا پانی اب وہ اپنے استعمال میں لے آیا ہے۔ جبکہ سندھ طاس معاہدے کے تحت یہ غیر قانونی ہے۔ لیکن ہندو ایک سازش کے تحت مجھے بنجر بنانا چاہتے ہیں۔

میں نے جس دن سے اپنی علیحدہ حیثیت حاصل کی ہے اس دن سے میرے دشمن مجھ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ستمبر 1965ء کو بزدلوں کی طرح رات کے اندھیرے میں مجھ پر ہندو مکار نے حملہ کیا۔ اس کے خیال میں تھا کہ اب میں ختم ہو جاؤں گا لیکن میرے بہادر بیٹوں نے میرا دفاع نہایت جرأت مندی سے کیا اور دنیا کو بتا دیا کہ وہ مجھ پر کسی قسم کی آنچ آنے نہیں دیں گے۔ یوں سترہ دن جاری رہنے والی جنگ میں میرے حصے میں دشمن کے بہت سارے علاقے آ گئے۔ لیکن حکمرانوں کی نااہلی کی وجہ سے وہ پھر واپس کر دیے گئے۔ دشمن اپنی اس شکست کو کسی بھی طرح ہضم نہیں کر پا رہا تھا۔ بار پھر 1971ء میں حکمرانوں کی نااہلی کی وجہ سے میرا مشرق بازو ہندوؤں نے ایک سازش کے تحت کاٹ کر اس کو علیحدہ ملک بنا دیا اور میرے بہادر، نڈر، بے باک 90 ہزار فوجی جوانوں کو مجبوراً حکمرانوں کی بات مان کر ہندوؤں کی قید میں جانا پڑا جو کہ میرے لیے بہت شرمناک بات تھی۔

ہندو بنیے کو میرے وجود سے ہمیشہ خطرہ رہا ہے۔ وہ مجھے اس صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے ہر دم کوشش کرتا نظر آتا ہے۔ 1974ء کو انڈیا نے ایٹمی دھماکے کیے تو میرے وجود کو اور خطرہ پیدا ہو گیا۔ اب ہندو بزدل مجھے دھمکی دینے لگے کہ اب ہم ایٹمی ملک بن گئے ہیں۔ اب تجھے بھی ختم کر کے ہم اپنے ملک میں شامل کر لیں گے۔ لیکن میری قوم کسی بھی حالت سے ڈرنے والی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہم گھاس کھا کر رہ سکتے ہیں لیکن بھارت کے ایٹمی دھماکوں کا ضرور جواب دینا ہے اور پھر وہ دن بھی آ گیا جب میرے ہونہار سائنسدانوں نے شب و روز کی محنت سے ایٹم بم تیار کر لیا۔ 28 مئی 1998ء میرے لیے بہت فخر کا دن تھا کیونکہ اس دن میں نے اپنے دشمن کو ایٹمی دھماکوں کا جواب دے دیا اور اسی طرح میں عالم اسلام کا پہلا ایٹمی ملک بن گیا۔ میرے ایٹمی ملک بنتے ہی بزدل ہندو سمندر کی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

لیکن ہندو کی فطرت میں سازش اور مکاری ہے۔ اب وہ مجھ کو اندر سے کمزور کر کے اپنا اکھنڈ بھارت ماتا کا خواب شرمندہ تعبیر کرنا چاہتا ہے۔ اب وہ کبھی میرے خوبصورت شہروں میں بم دھماکے کر کے معصوم لوگوں کو مار کر میرے اندر انتشار اور بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی علیحدگی کی ناکام تحریکیں چلا کر میرے دوسرے صوبوں کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے۔ کبھی مذہب، قوم اور زبان کے نام پر میری قوم کے درمیان خانہ جنگی کی کوشش کرتا ہے تو کبھی اپنے شہر اور شہریوں پر خود حملہ کروا کر الزام مجھ پر لگا کر دنیا میں بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ میرے دریاؤں کے پانی پر ڈیم بنا کر مجھے بھکاری بنانا چاہتا ہے۔

بھارت ہر قسم کی کوشش اور سازش کر کے مجھے ایک ناکام ملک بنانا اور اپنے ملک میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ جس سے میں بنا ہوں تب سے میرے دشمن میرے خلاف سازشیں کرتے آ رہے ہیں اور میں ان کی سازشوں اور اپنوں کی بے رخی کا شکار ہوتا جا رہا ہوں۔

آپ سب کا فرض ہے کہ آپ میری دل و جان سے حفاظت کریں اور میری شہ رگ کشمیر کو ظالم بھارت سے چھڑانے کی کوشش کریں۔ اگر خدانخواستہ میں اس دنیا میں نہ رہا تو آپ کا بھی نام و نشان مٹ جائے گا۔ میری ہی وجہ سے آپ کی پہچان ہے۔

آج مجھے بنے ہوئے 66 سال ہو گئے ہیں۔ آج آپ کو مجھ سے ایک عہد کرنا ہے کہ آپ میری حفاظت کے لیے یکجا ہو کر کام کریں گے۔ میرے اب انتقام چکائیں گے۔

محمد عظیم اسلم۔ ڈھولن چک، پتوکی

فرعون کی ہلاکت

''حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور آل فرعون کے ایمان لانے سے مایوس ہوگئے تو آپ ﷺ نے ان کے لئے ہلاکت کی دعا کی اور کہا:''

''اے ہمارے رب! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں''

''حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات شہر سے نکل جائیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو نکل چلنے کا حکم سنایا اور بنی اسرائیل کی عورتیں فرعونیوں کی عورتوں کے پاس گئیں۔ اور ان سے کہنے لگیں: ہمیں ادھار اپنے زیورات دے دو۔ چنانچہ فرعونی عورتوں نے اپنے اپنے زیورات ان بنی اسرائیل کی عورتوں کو دے دیے۔ پھر بنی اسرائیل عورتوں اور بچوں سمیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ راتوں رات ہی نکل گئے۔ فرعون کو جب اس بات کی خبر پہنچی تو وہ بھی راتوں رات ہی پیچھا کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔

علامہ محمد بن جزیر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ''

فرعون کے لشکر میں ایک لاکھ گھوڑے تھے اس کے آگے ایک لاکھ تیر اندازوں کا دستہ، ایک لاکھ نیزہ بازوں کا دستہ اور ایک لاکھ پیدل چلنے والوں کا دستہ تھا۔ دوسری طرف جب موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی دریا کے قریب پہنچے تو دریا کا پانی جوش مار رہا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ گھبرا گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اپنا عصا سمندر پر مارو۔

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۝ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ (سورة شعراء 63-68)

''پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا بے شک ہم یقیناً پکڑے جانے والے ہیں۔ کہا ہرگز نہیں! بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے، وہ مجھے ضرور راستہ بتائے گا۔ تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مار، پس وہ پھٹ گیا تو ہر ٹکڑا بہت بڑے پہاڑ کی طرح ہوگیا۔ اور وہیں ہم دوسروں کو قریب لے آئے۔ اور ہم نے موسیٰ کو اور جو اس کے ساتھ تھے، سب کو بچالیا۔ پھر دوسروں کو ڈبو دیا۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر پر عصا مارا اور سمندر میں بارہ راستے بن گئے۔ ہر خاندان کے لئے ایک مستقبل راستہ اور ہر راستے کے درمیان پانی پہاڑ کی طرح حائل ہوگیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہوا اور سورج کے ذریعہ دریا کی زمین کو خشک کر دیا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کا ہر خاندان ایک ایک راستے سے سمندر میں داخل ہوگیا۔ چونکہ ہر راستے کے درمیان پانی اس طرح حائل ہوگیا تھا کہ ایک خاندان دوسرے کو دیکھ نہیں پا رہا تھا۔ اس لئے ہر خاندان گھبرانے لگا کہ ہمارے دوسرے بھائی مارے گئے۔ اس صورتحال کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے پانی کو پھٹ جانے کا حکم دیا تو پانی میں سے کھڑکیاں بن گئیں اور ہر خاندان کو دوسرا خاندان نظر آنے لگا۔ اس طرح سے بنی اسرائیل صحیح وسالم سمندر پار ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ نے اسی واقعے کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا:

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ (سورة البقرہ 50)

''اور جب ہم نے تمہاری وجہ سے سمندر کو پھاڑ دیا، پھر ہم نے تمھیں نجات دی اور ہم نے فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔''

بنی اسرائیل کے سمندر پار کرنے کے بعد جب فرعون سمندر کے قریب پہنچا تو اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہنے لگا: دیکھو! میرے خوف سے دریا کس طرح پھٹ گیا۔ میں نے ان غلاموں کو پالیا جو بھاگ آگئے تھے۔ تم لوگ دریا میں داخل ہو جاؤ۔ اس کی قوم دریا میں داخل ہونے سے گھبرا رہی تھی کہنے لگی! آپ رب ہیں تو پہلے آپ داخل ہو جائیں۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام داخل ہو گئے۔ اللہ کے حکم سے فرعقن کا گھوڑا تو دریا میں داخل ہوگیا۔ اس کے گھوڑے کے پیچھے ہی پورا لشکر دریا میں کود پڑا اور پیچھے حضرت میکائیل علیہ السلام گھوڑے پر سوار ہو کر اس لشکر والوں کو یہ کہہ کر کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ ہو جاؤ سب کو دریا میں دھکیل دیا۔ یہاں تک کہ تمام کا تمام لشکر سمندر میں داخل ہوگیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دریا کو حکم دیا کہ فرعون کو غرق کر دو۔ چنانچہ دریا پہلے کی طرح مل گیا اور سب کو غرقاب کر دیا۔ کنارے سے بنی اسرائیل فرعون کی غرقابی کا منظر دیکھ رہے تھے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ (وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ) اس سمندر کا نام (بحر قلزم ہے) یہ بحر فارس کا ایک کنارہ ہے۔

بغوی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ فرعون کو غرق کرنے لگا تو اس نے فوراً کہا: میں اس اللہ پر ایمان لاتا ہوں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔

تو یہ سن کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ کاش آپ ﷺ وہ منظر دیکھتے کہ میں اس کے منہ میں سمندر کی کیچڑ ٹھونس رہا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں فرعون جیسے نافرمانوں سے بچائے اور انبیاء کرام پر پختہ ایمان نصیب فرمائے (آمین)

حافظ محمد حبیب الرحمان۔ فیصل آباد

حافظ محمد حبیب الرحمٰن۔ فیصل آباد

راحیلہ رانی۔ حافظ آباد

رابعہ عبداللہ۔ اوکاڑہ

محمد حذیفہ حیدر۔ بھکر

اقراء سرور۔ سادوگورائیہ

تصویری نمائش

فہد اللہ۔ گوجرانوالہ

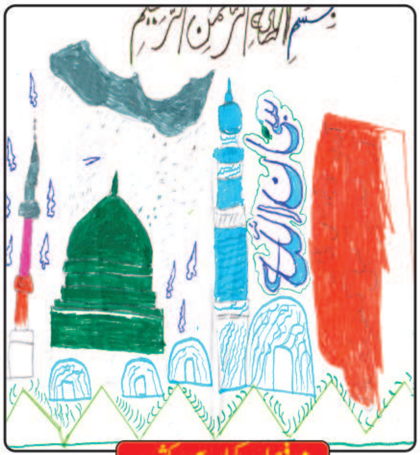
محمد فیصل۔ کیل، آزاد کشمیر

اگلی تصویری نمائش کا موضوع

آزادی

نوٹ پہلے تین انعام یافتگان کو 500 روپے کی کتب ارسال کی جائیں گی

طبیب ننھا

پچھلے دنوں ہمارے کچھ ساتھی سفر کر رہے تھے۔ گاڑی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ سڑک پر اچانک ایک جگہ ٹرالر کا حادثہ ہوگیا۔ انسانی ہمدردی کے جذبے سے سرشار کوئی سو کے لگ بھگ لوگ جمع ہوگئے۔ اب ہر بندہ اس حادثے کے شکار لوگوں کو دیکھ رہا ہے مگر جرأت کر کے کوئی گاڑی میں پھنسے آدمیوں کو نکال نہیں رہا۔

ہمارے ساتھی آگے بڑھے اور ڈرائیور کو پچکی ہوئی گاڑی میں سے نکالا مگر وہ بیچارہ جانبر نہ ہوسکا اور اللہ کو پیارا ہوگیا۔

ڈرائیور کے دوسرے ساتھی کو نکالا اور اسے انتہائی احتیاط کے ساتھ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو مخصوص انداز میں پکڑتے ہوئے سڑک کے دوسرے کنارے لے جا کر اس کو ابتدائی طبی امداد (First Aid) دی اور اس کی جان بچ گئی۔

پیارے بچو! ہماری روزمرہ زندگی میں بہت سے ایسے واقعات پیش آتے ہیں۔ لوگوں کو ہجوم اکٹھا ہوتا ہے مگر کوئی مرتے ہوئے کو بچانے کی کوشش نہیں کرتا۔ اگر کوئی بچانے کی کوشش بھی کرتا ہے تو غیر تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ مریض کو فائدہ دینے کی بجائے نقصان کر دیتا ہے۔

تو آیئے پیارے بچو! آج ہم آپ کو اس طرح کے واقعات سے نپٹنے کے طریقے بتاتے ہیں۔ آیئے ذرا غور کیجئے!

اگر آپ کے گرد و نواح میں کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو بہادر بنیں، گاڑی وغیرہ میں پھنسے ہوئے لوگوں کو احتیاط سے نکالیں۔ ان کی ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو خصوصی احتیاط سے پکڑیں اور 1122 یا کسی اور ایمرجنسی سروس کو جلدی سے کال کریں۔ اگر ٹانگ یا بازو وغیرہ ٹوٹی ہوئی ہو تو اگر ٹوٹا ہوا عضو آسانی سے سیدھا ہو جائے تو کوئی دو ہموار لکڑیاں لے کر دونوں سائیڈوں پر رکھ کر رسی وغیرہ سے عارضی طور پر باندھ دیں۔ اگر مریض بے ہوش ہو تو مریض کو سڑک کے اوپر مت لٹائیں بلکہ اسے سڑک کی سائیڈ پر لے جا کر بغیر خطرے کی جگہ پر لٹائیں۔

مریض کو چیک کریں، اسے ہلائیں اور بلائیں، دیکھنا یہ ہے کہ مریض واقعی بے ہوش ہے۔ اگر مریض واقعتاً ہی بے ہوش ہے تو سب سے پہلے دیکھیں کہ اس کی ناک اور منہ (یعنی ہوا کے آنے جانے کا راستہ) کھلا ہے۔ اس کے بعد اس کی نبض چیک کریں۔ نبض ایک تو ہتھیلی والی چیک کریں۔ دوسری گردن کے دونوں جانب والی نبضیں چیک کریں۔

اگر نبض نہیں چل رہی تو مریض کو دو دفعہ اپنے منہ سے سانس مہیا کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھیں اور سانس کھینچیں اور دیں پھر تیس دفعہ چھاتی پر دونوں ہاتھوں سے اسے دبائیں اور چھوڑ دیں، یہ عمل جاری رکھیں۔ مریض کے دل کو اتنی تیزی سے کمپریس کریں کہ ایک منٹ میں 100 دفعہ کمپریس ہو اور پھر دو دفعہ اپنے منہ سے مریض کے منہ میں سانس مہیا کریں اور اس کی نبضیں چیک کریں۔ اگر مریض ہوش میں آگیا ہے تو ٹھیک وگرنہ دوبارہ پھر دو دفعہ اس کو سانس مہیا کریں اور پھر اس کے دل کو تیس دفعہ تیزی کے ساتھ دبائیں اور چھوڑیں۔

اگر ایمرجنسی سروس والے آجائیں اور مریض ہوش میں آجائے تو بہترین وگرنہ آپ مریض کو سانس دیتے رہیں کہ اس کے دل کو تیس تیس دفعہ دباتے رہیں۔

اگر آپ تھک جائیں تو دوسرے ساتھی کو اس کام پر لگا دیں۔ حتیٰ کہ مریض ہوش میں آجائے یا ایمرجنسی سروس والے آجائیں۔

(محمد علی۔ قائداعظم
میڈیکل کالج
بہاولپور)

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دریا میں بھی آ نکلے سورج کی کرن
مجھے آتا نہیں محروم تمنا ہونا

اللہ آپ کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے...... میں نے اس رسالے سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ میرے استاد کی مانند ہے۔ جب میں تنہائی اور اکتاہٹ کا شکار ہوتی ہوں تو یہ میری تنہائی کا ساتھی بنتا ہے۔ اس کی نصیحت آمیز باتیں میرے لیے راحت اور باعث قرار ہوتی ہیں...... کہ اس کے اک اک صفحے سے سچائی کی خوشبو آتی ہے، یہ اعمال صالح کی ترغیب دلاتا ہے، احکام شریعت سے روشناس کروانے والا اور بدعات و رسومات کا قلع قمع کرنے والا ہے۔ زندگی کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ڈھالنے اور صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، چوری اور غلط راہوں سے دور رہنے کا درس دیتا ہے۔ رزق حلال کمانے اور عہد نبھانے کا سبق سکھاتا ہے۔

(عائشہ صدیقہ۔لوڑھکی)

☆☆☆☆☆

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زبردست سرورق لیے ہوئے روضۃ الاطفال کا 148واں شمارہ ملا۔ پہلی بات کا آغاز مدیر بھائی نے ننھے منے ''روضہ دار'' سے کیا۔ یہ الفاظ خوب چنے جبکہ نصیحت بھی پر اثر ہے۔ ''ایک نیکی'' گزشتہ شمارے کی تحریر پہ آپ نے وضاحت کر دی۔ اب ''ہماری زبان'' صفحہ پانچ پہ شائع تحریر پہ میرا نام شائع نہ کرنے کی وجہ بتا دیں تو مہربانی ہوگی (سادہ سی بات......کمپوزنگ کی غلطی!)۔ بہر حال ''یہ دریا...... یہ نہریں'' اخت سعد الرحمٰن کی تحریر بہت معلوماتی تھی۔ ''آیئے غلے توڑ دیں'' انفاق فی سبیل اللہ کا درس دیتی اچھی تحریر تھی۔ جب سے آپ نے انعامی خط کا سلسلہ شروع کیا ہے تو آدھی ملاقات میں ایک سے بڑھ کر ایک خط پڑھنے کو ملا۔ گزارش ہے کہ انعام چاہے رہنے دیں جبکہ بہترین خط ہر بار کوئی قرار دے دیا کریں۔ اس سے مقابلے کا رجحان بڑھے گا۔ بچوں کی سائنس مصنوعی بادل بنانے کی طرح اس بار کا تجربہ بھی کافی دلچسپ ہے۔

(ارم شائستہ۔گوجرانوالہ)

☆☆☆☆☆

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ وقت کے ساتھ ساتھ روضۃ الاطفال کے ایڈیشنز مزید خوبصورت اور ادبی و اصلاحی ہوتے جا رہے ہیں۔ اس بار سرورق پر رمضان کا چاند بہت پیارا لگ رہا تھا۔ پہلی

بات میں بہت عمدہ بات کی گئی۔ فرمان الٰہی اور حدیث نبوی پڑھ کر اپنے دلوں کو ایمان سے منور کیا۔ اس بار تو تمام تحاریر ایک سے بڑھ کر ایک تھیں (اس بار سے مطلب......!!)۔ واہ! بھئی خیریت ہے الحمد یہ روضہ سوسائٹی نے اس بار اس گلشن میں بہت جگہ لے رکھی تھی۔ بھائی جان! کیا یہ پروگرام ہمارے گاؤں میں بھی ہو سکتے ہیں؟ (جی بالکل) تصویری نمائش میں فرسٹ، سیکنڈ، تھرڈ آنے والے بچوں کی ڈیزائننگ بہت پیاری تھی۔ خاص کر گلدستہ روضہ بہت پسند آیا۔ بعض اوقات چھوٹی چھوٹی باتیں بہت کام کی باتیں ہو جایا کرتی ہیں۔ بھائی جان! میرے پاس ایک تحریر ہے جو میں نے ''سنہرے فیصلے'' سے نقل کی ہے۔ بہت پیاری تحریر ہے۔ یہ تقریبا دو صفحات پر مشتمل ہے۔ کیا وہ آپ کو میں پوسٹ کر سکتی ہوں؟ (کچھ خود سے لکھ کر بھیجیں، اپنے الفاظ میں تو جلد شائع ہو جائے گی) اللہ اس رسالے کو بے مثال بنائے اور دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

(اخت ابتسام ساجد جنجوعہ۔نوکھر اڈا)

☆☆☆☆☆

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے خیریت سے ہوں گے اور رمضان کی برکات سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ شمارہ 149 کا سرورق دیکھ کر منہ میں پانی آ جاتا تھا لیکن...... روزے کی وجہ سے منہ خشک تھا اس لیے آ نہ سکا۔ سب سے پہلے فرمان الٰہی اور حدیث نبوی پڑھی۔ آپ کی پہلی بات نے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ جویریہ بتول کی تحریر بھی خوب تھی اور گلدستہ تو ہر بار رنگارنگ پھولوں اور خوبصورت موتیوں سے سجا ہوتا ہے۔ فیصل امین بھائی نے نبی مکرم ﷺ کے عید کے دن کے افعال بتائے۔ اک بات ہے آپ آرٹسٹ بچوں کو انعامات دیتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ نبی ﷺ کے دور میں آرٹسٹ کون تھا؟ اور آپ ﷺ نے آرٹسٹ کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟ دوسرا یہ کہ اگر انعامات سوالات پر رکھ دیے جائیں تو بہتر رہے گا۔ (ایسی آرٹ جائز ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں) ایک تجویز اور ہے کہ آپ خط کو مختصر کر کے شائع کیا کریں (وہ پہلے ہی کرتے ہیں)۔ آپ کے خط کے درمیان جوابات ہمیں بہت پسند آتے ہیں اور آپ کا انداز بھی دوسروں سے منفرد ہے۔ اللہ آپ کو زیادہ سے زیادہ رمضان کے مہینے نصیب فرمائے۔

(امیر حمزہ۔وار برٹن)

☆☆☆☆

☜......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے ایڈیٹر بھائی محبت اور ایمان کے خوبصورت پھول چن رہے ہوں گے اور ساتھ میں ردی کی ٹوکری کو بھی راضی کر رہے ہوں گے۔ جو ننھے مجاہدوں کے خطوط اور تحاریر سے گلے مل رہی ہوں گی۔

(آخر اس نے بھی تو اپنی عہد کا سامان کرنا تھا)

شمارہ نمبر 148 جمعہ والے دن ہی مل گیا۔ جلدی سے بھائی سے چھینا اور دیکھنا شروع کر دیا۔ ٹائٹل تو ہمیں کچھ زیادہ ہی پسند آیا۔ آگے پہنچے تو ''اخت سعد الرحمٰن'' ہمیں پاکستان کے پانیوں کی معلومات دے رہی تھیں۔ محترم خالد بشیر شہید رحمہ اللہ پر نظم پڑھ کر دل دکھی

انس بن معاذ کیمپ جنوبی فیصل آباد

تیاری:

پروگرام کا اعلان ہوتے ہی بچوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ افغان آباد اور گلشن حیات کے بچے پھولے نہیں سما رہے تھے۔ ڈرائینگ اور بسم اللہ گیم میں حصہ لینے کے لیے بے تاب ہو رہے تھے اور بضد تھے کہ آج ہی بسم اللہ گیم ہونی چاہیے۔ خیر ابھی کچھ دن باقی تھے۔ مساجد اور گلیوں میں اشتہار لگا دیے گئے۔ بلال ثانی بھائی نے پروگرام کے لیے کافی محنت کی اور بچوں کو دعوت دی۔

پروگرام سے کچھ دن پہلے جمعہ والے دن سبحان اللہ مسجد میں امیر حمزہ ﷾ کا جمعہ تھا۔ عمران بھائی انہوں نے کہا کہ آج جمعہ میں سٹال لگایا جائے گا اور پروگرام کی تیاری کے لیے فلیکس بنانے ہیں۔ چنانچہ ہم نے وہاں سٹال لگایا جس میں المحمدیہ روضہ سوسائٹی کے کوئز کتابچے، سٹیکرز، المحمدیہ روضہ سوسائٹی کا تعارف اور انگلش شمارے رکھ دیے۔ امیر حمزہ ﷾ کا جمعہ پڑھنے کثیر تعداد میں لوگ آئے اور جمعہ ختم ہوتے ہیں ہمارے سٹال پر آنا شروع ہو گئے۔ یہ سٹال دیکھ کر لوگ بہت حیران ہوئے تھے اور کوئز کتابچے خریدنے لگے اور بچوں کی بڑی تعداد سٹیکرز خرید رہی تھی۔ لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ بچوں کا پروگرام پہلی دفعہ سنا ہے۔

پروگرام سے پہلے دکانوں پر بچوں کا رش تھا۔ بچے چارٹ خرید رہے تھے۔ جب میں مسجد میں پہنچا تو بچوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ ساتھ ہی افغان آباد سے بچوں کی گاڑیاں بھر کر آگئیں میں حیران تھا کہ بچوں کی اتنی تعداد کہاں سے آگئی ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ شہباز گارڈن کی ایک اکیڈمی سے کچھ بچے اور عورتیں بھی آگئے۔ تلاوت سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا اس کے بعد قرآن کہانی اور سیرت النبی ﷺ بیان کی گئی اور اس میں سوالات بھی ہوئے۔ پھر ڈرائینگ مقابلہ ہوا

اور بسم اللہ گیم کے لیے بچوں کو باہر پارک لے جایا گیا۔

پارک کے گرد و نواح کے لوگوں نے بچوں کی بسم اللہ گیم دیکھی۔ اس کے بعد المحمدیہ روضہ سوسائٹی کا تعارف اور تقریری مقابلہ ہوا بچوں نے اچھے انداز میں تقریریں کیں پھر صفہ کیمپ کا تعارف ہوا جو اکیس دن کا کورس ہے جس میں بچوں کی تقریر، مارشل آرٹس، فرسٹ ایڈ سکھائی جاتی ہے۔ بہت سے بچوں نے چھٹیوں میں صفہ کیمپ میں جانے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد نماز مغرب کا وقت ہو گیا اور بچوں کو وضو اور نماز کا کہا گیا۔

نماز کے بعد عمران بھائی نے کچھ تاجروں کو دعوت دی۔ اس کے بعد تاجروں کو المحمدیہ روضہ سوسائٹی کا تعارف کروایا گیا۔ تاجروں نے ہمارے پروگرام کو سراہا اور کہا کہ ہم نے بہت سے پروگرام دیکھے میں مگر یہ سب سے انوکھا اور اچھا پروگرام تھا۔ پھر پوزیشن ہولڈرز کو تاجروں کے ہاتھوں انعامات دیے گئے اور تاجروں کو بھی عمران بھائی نے گفٹ دیے جو کہ وال کلاک تھے۔

آخر میں بچوں کی ضیافت کی گئی ضیافت بہت کمال کی تھی عمران بھائی نے بچوں کے لیے سموسے، چپس، مٹھائی اور جوسز کا اہتمام کیا تھا۔ ضیافت سے بچے بہت خوش ہوئے۔

(بلال شیخ۔ المحمدیہ روضہ سوسائٹی، فیصل آباد)

نوٹ

شمارہ نمبر 149 میں پزل انعام یافتگان کے نام غلط شائع ہو گئے تھے۔ انعام یافتگان کے درست نام ملاحظہ کریں۔

اول

حبیب الرحمٰن......پشاور

دوم

فرح عبد الطیف......گوجرانوالہ

سوم

عبداللہ صادق......کراچی

ہو گیا تھا۔ آگے ڈرائنگ پر پہنچے تو ہمیں 'فہد اللہ بھائی'' کی ڈرائنگ پسند آئی واقعی انہوں نے کیا خوب عکس بندی کی تھی۔ اپنی تحریر دیکھ کر دل ہی دل میں ایڈیٹر بھائی کا شکریہ ادا کیا۔ خطوط کی محفل میں پہنچے تو عبدالرحمٰن بھائی ہمیں ''امید اشاعت رکھ'' کا سبق دے رہے تھے۔ آگے ''فصیح الرحمٰن اور فضل الرحمٰن'' بھائی بوتل سے کہنا منوا رہے تھے۔ میرے بھائیوں کو تو ایک اور تجربہ مل گیا تھا وہ باقی روضہ پڑھیں یا نہ پڑھیں بچوں کی سائنس تو ضرور پڑھتے ہیں۔ ان کا کمرہ تو سائنس لیب بنا ہوا ہے، کہیں انڈہ بوتل میں ڈالنے کوششیں تو کہیں پہاڑ سے لاوا نکالا جا رہا ہے۔ کہیں دھاگے سے پودوں کو پانی دیا جا رہا ہے تو کہیں نمک کو ریت سے الگ کیا جا رہا ہے۔ بہر حال روضہ کلی طور پر بہترین تھا۔ میری دعا ہے کہ ہر آتا ہوا لمحہ ہمارے روضہ کے لیے ترقی کی نذیر لے کر آئے۔ (آمین)

(اخت عبداللہ صغیرہ۔ نیو چاکرہ، راولپنڈی)

پیوستہ رہ روضہ سے......امید اشاعت رکھ

طیبہ حناء۔ جامعہ حدیقۃ الاسلام، فیصل آباد۔ حافظ محمد حبیب الرحمٰن، فیصل آباد۔ سعد بن زکریا، میانوالی بنگلہ۔ عبداللہ جمیل، جھنگ۔ میمونہ اخت عبدالحنان، جہلم۔ عفیفہ فیاض۔ رائیونڈ لاہور

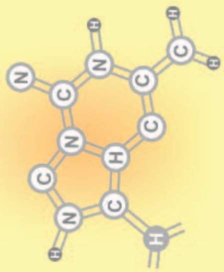

گرم پانی میں چیزیں جلد حل کیوں ہو جاتی ہیں؟

ننھے سائنسدانو! کیا آپ نے کبھی سوچا......؟ وہ کیا؟

وہ یہ کہ ٹھنڈے پانی کی نسبت گرم پانی میں چینی، نمک یا کوئی اور چیز جلد اور زیادہ مقدار میں کیوں حل ہو جاتی ہے؟ نہیں سوچا......؟ تو پھر گرمی ذرا سخت ہو اور آپ کا دل شربت بنا کر پینے کو کر رہا ہو تو سوچیئے گا کہ آپ نے چینی گرم پانی میں کیوں حل کی اور برف بعد میں کیوں ڈالی......!

نہیں سمجھ آ رہی تو ہم سے پوچھ لیں بھائی!

مادے کی اکائی ایٹم ہوتا ہے اور مختلف ایٹم مختلف انداز میں مل کر مختلف قسم کے مالیکیول بناتے ہیں۔ جیسے پانی کا مالیکیول (H_2O) آکسیجن کا مالیکیول (O_2) اور ہائیڈروجن کا مالیکیول (H_2)

اتنی بات سمجھ آ گئی......؟ لگتا ہے آپ بور ہو رہے ہیں......کیا ایٹم اور مالیکیولوں کی بحث میں الجھا دیا۔ آپ کو یہ بات ایک تجربے سے سمجھاتے ہیں۔

لے کے آئیں پھر جلدی سے سامان......!

1۔ دو عدد شیشے کی خالی بوتلیں　　2۔ پانی　　3۔ کوئی فوڈ کلر یعنی کھانے میں استعمال ہونے والا کوئی رنگ

اور اور وہ......!

وہ آئی ڈراپر......وہ کیا......؟ آنکھوں میں ڈالنے والی دوائی بھیا!

لے آئے......؟ چلیں پھر ایک بوتل میں گرم جبکہ دوسرے میں ٹھنڈا پانی ڈالیں۔ پانی کی مقدار میں دونوں میں برابر ہو۔ فوڈ کلر کی تھوڑی سی مقدار آئی ڈراپر میں ڈال لیں۔ اس کے بعد آئی ڈراپ کا ایک ایک قطرہ دونوں بوتلوں میں ڈالیں۔

پھر مشاہدہ کریں......مطلب یہ کہ ذرا آنکھیں کھول کر دونوں بوتلوں میں پھیلنے والے فوڈ کلر کی رفتار کو غور سے دیکھیں......

آپ یہ دیکھیں گے کہ وہ گرم پانی کی بوتلمیں جلدی پھیل جائے گا جبکہ ٹھنڈے پانی کی بوتل میں بہت دیر لگائے گا۔ ایسے ہی ہے نا......؟

وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ گرم پانی کے مالیکیولز کی حرکت تیز ہوتی ہے اور ٹھنڈے پانی میں حرکت نسبتاً سست ہوتی ہے۔ ہاں تو گرم پانی میں اس وجہ سے چیزیں جلد حل ہو جاتی ہیں کہ ان میں مالیکیولز کی حرکت تیز ہوتی ہے، ان کا آپس میں ٹکراؤ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے ایک چیز کے مالیکیولز دوسری چیز کے مالیکیولز میں جلد مل جاتے ہیں جبکہ ٹھنڈے پانی میں ٹکراؤ اور ملنے کے مواقع کم ہوتے ہیں۔

اچھا بھئی انکل سائنسدان کو اجازت دیں......! آپ نے کافی وقت لے لیا۔

احمد حماس

بچوں کی سائنس